ضمیمہ 8f: عشائے ربانی — یسوع کی آخری شام دراصل فسح تھی۔

یہ صفحہ اُس سلسلے کا حصہ ہے جو خدا کی اُن شریعتوں کا جائزہ لیتا ہے جن پر عمل صرف اُس وقت ممکن تھا جب یروشلم میں ہیکل موجود تھا۔

- ضمیمہ 8a: خدا کی وہ شریعتیں جن کے لیے ہیکل ضروری ہے۔
- ضمیمہ 8b: قربانیاں — کیوں آج ان پر عمل ممکن نہیں۔
- ضمیمہ 8c: بائبلی تہوار — کیوں آج ان میں سے کسی پر بھی عمل ممکن نہیں۔
- ضمیمہ 8d: طہارت کے قوانین — کیوں ہیکل کے بغیر ان پر عمل ممکن نہیں۔
- ضمیمہ 8e: عشر اور پہلوٹھی پیداوار — کیوں آج ان پر عمل ممکن نہیں۔
- ضمیمہ 8f: عشائے ربانی — یسوع کی آخری شام دراصل فسح تھی۔ (یہ صفحہ)
- ضمیمہ 8g: نذیری اور منتوں کے قوانین — کیوں آج ان پر عمل ممکن نہیں۔
- ضمیمہ 8h: ہیکل سے متعلق جزوی اور علامتی فرمانبرداری۔
- ضمیمہ 8i: صلیب اور ہیکل۔

عشائے ربانی اُن مضبوط ترین مثالوں میں سے ایک ہے جنہیں یہ سلسلہ بے نقاب کرتا ہے: ایسی علامتی "فرمانبرداری" جو اُن احکام کی جگہ ایجاد کی گئی جن پر خدا نے خود اُس وقت عمل ناممکن بنا دیا جب اُس نے ہیکل، قربان گاہ، اور لاوی کہانت کو ہٹا دیا۔ خدا کی شریعت نے کبھی قربانیوں یا فسح کی جگہ روٹی اور مے کی بار بار ادا کی جانے والی رسم کا حکم نہیں دیا۔ یسوع نے کبھی ہیکل کے قوانین کو منسوخ نہیں کیا، اور نہ ہی اُن کی جگہ کوئی نیا مذہبی عمل مقرر کیا۔ جسے آج لوگ "عشائے ربانی" کہتے ہیں وہ تورات کا حکم نہیں اور نہ ہی خدا کی

کوئی ایسی شریعت ہے جو ہیکل سے آزاد ہو۔ یہ ایک انسانی رسم ہے جو یسوع کی آخری فسح میں اُس کے عمل کی غلط فہمی پر قائم کی گئی ہے۔

شریعت کا نمونہ: حقیقی قربانیاں، حقیقی خون، حقیقی قربان گاہ

شریعت کے تحت، معافی اور یادگار کبھی بھی قربانی کے بغیر محض علامتوں سے وابستہ نہیں تھیں۔ مرکزی نمونہ بالکل واضح ہے: گناہ کا معاملہ اُس وقت ہوتا ہے جب حقیقی خون اُس حقیقی قربان گاہ پر پیش کیا جائے جو خدا نے اپنے نام کے لیے منتخب کی (احبار ۱۷:۱۱؛ استثنا ۱۲:۵-۷)۔ یہی اصول روزانہ کی قربانیوں، گناہ کی قربانیوں، سوختنی قربانیوں، اور خود فسح کے برّے پر لاگو ہوتا ہے (خروج ۱۲:۳-۱۴؛ استثنا ۱۶:۱-۷)۔

فسح کا کھانا کوئی آزاد طرز کی یادگاری خدمت نہیں تھا۔ یہ ایک مقررہ عبادت تھی جس میں یہ عناصر لازم تھے:

- **ایک حقیقی برّہ، بے عیب**
  - خروج ۱۲:۳ — ہر گھرانے کو خدا کے حکم کے مطابق ایک برّہ لینا تھا۔
  - خروج ۱۲:۵ — برّہ بے عیب، ایک سال کا کامل نر ہونا چاہیے تھا۔
- **حقیقی خون، بالکل ویسے ہی استعمال کیا گیا جیسا خدا نے حکم دیا**
  - خروج ۱۲:۷ — برّے کا خون لے کر دروازوں کی چوکھٹوں اور بالا چوکھٹ پر لگانا تھا۔
  - خروج ۱۲:۱۳ — خون اُن کے لیے نشان تھا؛ خدا صرف وہیں گزر جاتا جہاں حقیقی خون لگایا گیا ہو۔
- **بے خمیری روٹی اور کڑوی جڑی بوٹیاں**
  - خروج ۱۲:۸ — برّے کو بے خمیری روٹی اور کڑوی جڑی بوٹیوں کے ساتھ کھانا تھا۔
  - استثنا ۱۶:۳ — سات دن تک کوئی خمیری روٹی نہیں، بلکہ مصیبت کی روٹی کھانی تھی۔
- **ایک مقررہ وقت اور ترتیب**
  - خروج ۱۲:۶ — برّہ چودھویں دن شام کے وقت ذبح ہونا تھا۔
  - احبار ۲۳:۵ — پہلے مہینے کی چودھویں تاریخ مقررہ وقت پر فسح ہے۔

بعد میں خدا نے فسح کو مرکزی بنا دیا: برّہ کسی بھی شہر میں ذبح نہیں ہو سکتا تھا بلکہ صرف اُس جگہ جہاں اُس نے چُنا، اپنی قربان گاہ کے سامنے (استثنا ۱۶:۵-۷)۔ پورا نظام ہیکل پر منحصر تھا۔ قربانی کے بغیر کوئی "علامتی" فسح وجود نہیں رکھتی تھی۔

اسرائیل نے نجات کو کیسے یاد رکھا

خدا نے خود مقرر کیا کہ اسرائیل مصر سے خروج کو کیسے یاد رکھے۔ یہ محض مراقبے یا علامتی اشارے سے نہیں بلکہ اُس سالانہ فسحی خدمت کے ذریعے تھا جس کا اُس نے حکم دیا (خروج ۱۲:۱۴؛ خروج ۱۲:۲۴-۲۷)۔ بچوں کو پوچھنا

تھا، "اس خدمت سے تمہارا کیا مطلب ہے؟" اور جواب برّے کے خون اور اُس رات خدا کے اعمال سے جڑا ہوا تھا (خروج ۱۲:۲۶-۲۷)۔

جب ہیکل قائم تھا تو وفادار اسرائیل یروشلم جا کر، مقدس گاہ میں برّہ ذبح کرا کے، اور خدا کے حکم کے مطابق فسح کھا کر فرمانبرداری کرتا تھا (استثنا ۱۶:۱-۷)۔ کسی نبی نے کبھی یہ اعلان نہیں کیا کہ ایک دن یہ سب دنیا بھر کی عمارتوں میں محض روٹی کے ٹکڑے اور مے کے گھونٹ سے بدل دیا جائے گا۔ شریعت اس متبادل کو نہیں جانتی؛ وہ صرف اُس فسح کو جانتی ہے جیسا خدا نے مقرر کیا۔

یسوع اور اُس کی آخری فسح

اناجیل بالکل واضح ہیں: جس رات یسوع نے اپنے شاگردوں کے ساتھ کھانا کھایا، وہ فسح تھی، کوئی نئی غیر قوموں کی رسم نہیں (متی ۲۶:۱۷-۱۹؛ مرقس ۱۴:۱۲-۱۶؛ لوقا ۲۲:۷-۱۵)۔ وہ اپنے باپ کے احکام کی مکمل فرمانبرداری میں چل رہا تھا، وہی فسح ادا کر رہا تھا جو خدا نے مقرر کی تھی۔

اُس دسترخوان پر یسوع نے روٹی لے کر کہا، "یہ میرا بدن ہے"، اور پیالہ لے کر اپنے عہد کے خون کا ذکر کیا (متی ۲۶:۲۶-۲۸؛ مرقس ۱۴:۲۲-۲۴؛ لوقا ۲۲:۱۹-۲۰)۔ وہ نہ تو فسح کو منسوخ کر رہا تھا، نہ قربانیوں کو ختم کر رہا تھا، اور نہ ہی غیر قوموں کے لیے کوئی نیا مذہبی قانون لکھ رہا تھا۔ وہ یہ سمجھا رہا تھا کہ اُس کی اپنی موت—خدا کے حقیقی برّے کے طور پر—اُن سب باتوں کا مکمل مفہوم ظاہر کرے گی جو شریعت پہلے ہی حکم دے چکی تھی۔

جب اُس نے کہا، "یہ میری یاد میں کرو" (لوقا ۲۲:۱۹)، تو "یہ" اُس فسحی کھانے کی طرف اشارہ تھا جو وہ کھا رہے تھے—کوئی نیا، شریعت، ہیکل، اور قربان گاہ سے کٹا ہوا عمل نہیں۔ اُس کے لبوں سے کبھی یہ حکم نہیں نکلا کہ قوموں کے لیے اپنے الگ وقت، الگ قواعد، اور الگ مذہبی طبقے کے ساتھ کوئی نئی، ہیکل سے آزاد رسم قائم کی جائے۔ یسوع پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ وہ شریعت یا نبیوں کو منسوخ کرنے نہیں آیا اور نہ ہی شریعت کی کوئی ادنیٰ سی لکیر مٹے گی (متی ۵:۱۷-۱۹)۔ اُس نے کبھی یہ نہیں کہا، "میری موت کے بعد فسح بھول جاؤ اور جہاں ہو وہاں روٹی اور مے کی خدمت بنا لو۔"

ہیکل ہٹایا گیا، شریعت منسوخ نہیں ہوئی

یسوع نے ہیکل کی تباہی کی پیش گوئی کی تھی (لوقا ۲۱:۵-۶)۔ جب یہ واقعہ ۷۰ء میں پیش آیا تو قربانیاں رک گئیں، قربان گاہ ہٹا دی گئی، اور لاوی خدمت ختم ہو گئی۔ لیکن یہ شریعت کی منسوخی نہیں تھی؛ یہ سزا تھی۔ قربانیوں اور فسح کے احکام بدستور لکھے ہوئے ہیں، بغیر بدلے۔ وہ صرف اس لیے ناقابلِ عمل ہیں کہ خدا نے اُس نظام کو ہٹا دیا جس میں وہ کام کرتے تھے۔

لوگوں نے کیا کیا؟ اس حقیقت کو قبول کرنے کے بجائے کہ بعض قوانین کو عزت تو دی جا سکتی ہے مگر اُن پر عمل تب تک ممکن نہیں جب تک خدا خود مقدس گاہ بحال نہ کرے، مذہبی راہنماؤں نے ایک نئی رسم ایجاد کی—عشائے ربانی—اور اعلان کیا کہ یہی اب یسوع کو "یاد کرنے" اور اُس کی قربانی میں "شامل ہونے" کا طریقہ ہے۔ انہوں نے فسح کی میز سے روٹی اور پیالہ لیا اور اُن کے گرد ایک بالکل نیا ڈھانچہ کھڑا کر دیا—ہیکل سے باہر، شریعت سے باہر، اور خدا کے کسی حکم کے بغیر۔

عشائے ربانی کیوں علامتی فرمانبرداری ہے

عشائے ربانی کو تقریباً ہر جگہ ہیکل کی قربانیوں اور فسح کے متبادل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ لوگوں کو بتایا جاتا ہے کہ کلیسیا یا کسی بھی عمارت میں روٹی کھا کر اور مے (یا رس) پی کر وہ مسیح کے حکم کی اطاعت کر رہے ہیں اور اُس چیز کو پورا کر رہے ہیں جس کی طرف شریعت اشارہ کرتی تھی۔ لیکن یہی وہ علامتی فرمانبرداری ہے جس کی خدا نے اجازت نہیں دی۔

شریعت نے کبھی یہ نہیں کہا کہ قربان گاہ اور خون کے بغیر کوئی علامت، مقررہ قربانیوں کی جگہ لے سکتی ہے۔ یسوع نے یہ نہیں کہا۔ نبیوں نے یہ نہیں کہا۔ کوئی ایسا قانون موجود نہیں جو یہ طے کرے:

- یہ نئی عشائے ربانی کتنی بار ادا کی جائے
- اس کی صدارت کون کرے
- یہ کہاں ادا کی جائے
- اگر کوئی اس میں کبھی شریک نہ ہو تو کیا ہو

بالکل فریسیوں، صدوقیوں، اور کاتبوں کی طرح، یہ تمام تفصیلات انسانوں کی ایجاد ہیں (مرقس ۷:۷-۹)۔ اس رسم پر پوری پوری الہیاتیں قائم کر دی گئی ہیں—کوئی اسے مقدس فریضہ کہتا ہے، کوئی عہد کی تجدید—مگر یہ سب نہ خدا کی شریعت سے آتا ہے اور نہ ہی انجیلوں میں یسوع کے کلام کے درست سیاق سے۔

نتیجہ افسوسناک ہے: بے شمار لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ ایک ایسی رسم میں حصہ لے کر خدا کی "اطاعت" کر رہے ہیں جس کا اُس نے کبھی حکم نہیں دیا۔ اصل ہیکل کے قوانین بدستور قائم ہیں، مگر خدا کے ہیکل ہٹانے کے باعث ناقابلِ عمل ہیں؛ اور اس حقیقت کو خوف اور فروتنی سے ماننے کے بجائے، لوگ اصرار کرتے ہیں کہ ایک علامتی خدمت اُن کی جگہ لے سکتی ہے۔

نئے قوانین ایجاد کیے بغیر یسوع کو یاد کرنا

کتابِ مقدس ہمیں مسیح کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد اُس کی تعظیم کے بارے میں بے رہنمائی نہیں چھوڑتی۔ یسوع نے خود کہا، "اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے احکام پر عمل کرو گے" (یوحنا ۱۴:۱۵)۔ اُس نے یہ بھی پوچھا، "تم مجھے 'خداوند، خداوند' کیوں کہتے ہو اور جو میں کہتا ہوں وہ کیوں نہیں کرتے؟" (لوقا ۶:۴۶)۔

اُسے یاد کرنے کا طریقہ ایجاد کردہ رسومات نہیں بلکہ اُس سب کی فرمانبرداری ہے جو اُس کے باپ نے مسیح سے پہلے آنے والے نبیوں کے ذریعے اور خود مسیح کے ذریعے فرمایا تھا۔

ہم اُس پر عمل کرتے ہیں جو ممکن ہے، اور اُس کی تعظیم کرتے ہیں جو ممکن نہیں

شریعت اپنی جگہ قائم ہے۔ فسح اور قربانیوں کا نظام ابدی قوانین کے طور پر بدستور لکھا ہوا ہے، مگر اُن پر عمل اب ممکن نہیں کیونکہ خدا نے خود ہیکل، قربان گاہ، اور کہانت کو ہٹا دیا ہے۔ عشائے ربانی اس حقیقت کو نہیں بدلتی۔ یہ علامتی روٹی اور علامتی مے کو فرمانبرداری نہیں بناتی۔ یہ ہیکل کے قوانین کو پورا نہیں کرتی۔ یہ تورات سے نہیں آتی، اور یسوع نے کبھی قوموں کے لیے اسے ایک نئی، آزاد شریعت کے طور پر مقرر نہیں کیا۔

ہم آج اُن احکام کی فرمانبرداری کرتے ہیں جن کا انحصار ہیکل پر نہیں۔ اور جن پر عمل ممکن نہیں، اُن کی تعظیم ہم متبادل ایجاد کرنے سے انکار کر کے کرتے ہیں۔ عشائے ربانی اُس خلا کو پُر کرنے کی انسانی کوشش ہے جسے خدا نے خود پیدا کیا۔ خداوند کا حقیقی خوف ہمیں اس فرمانبرداری کے فریب کو رد کرنے اور اُس کی طرف لوٹنے کی رہنمائی کرتا ہے جو اُس نے حقیقت میں حکم دیا۔